REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ — خطبہ نمبر ۱۹ — فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ ‖ ۲۶ احسان ۱۳۳۷ ہش ۲۶ جون ۱۹۵۸ء ‖ نمبر ۱۴۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ جون ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۱ جون کو صحت دریافت کرنے پر فرمایا۔

طبیعت نسبتاً بہتر ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

الجزائر کے قومی محاذ آزادی نے عارضی حکومت قائم کرنے کا اعلان کر دیا

عارضی حکومت کا ہیڈ کوارٹر سردست قاہرہ میں ہوگا

قاہرہ ۲۵ جون ۔ الجزائر کے قومی محاذ آزادی نے الجزائر کی ایک عارضی حکومت قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ اعلان تیونس میں الجزائر کے نمائندوں کی ایک اہم کانفرنس کے بعد کیا گیا۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یہ عارضی حکومت الجزائر کے محب وطن باشندوں کے تمام طبقوں کی نمائندہ ہوگی۔ اس کا مستقل ہیڈ کوارٹر سردست قاہرہ میں ہوگا۔ جونہی حالات نے اجازت دی۔ یہ حکومت الجزائر کے کسی حصہ میں منتقل کر دی جائے گی۔ قومی محاذ آزادی کے ایک ترجمان نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ اس عارضی حکومت کے قیام سے محاذ آزادی کی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ ہو جائے گا اور الجزائر کو آزاد کرانے کی مہم تیز تر کر دی جائے گی۔

امریکہ اور برطانیہ پر لبنان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا الزام

روس ان حالات میں خاموش تماشائی نہیں بنا رہے گا (ماسکو ریڈیو)

ماسکو ۲۵ جون ۔ روس نے الزام لگایا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ لبنان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے مشرق وسطیٰ کے حالات نازک صورت اختیار کر رہے ہیں ۔۔ روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی طاس نے حکومت روس کے ترجمان کا ایک بیان شائع کیا ہے۔ جسے ماسکو ریڈیو نے بھی نشر کیا ہے۔ اس بیان میں کہا گیا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ متواتر جنگی سامان لبنان پہونچا رہے ہیں۔ ان کے بحری بیڑے بھی لبنان کی اندرونی صورت حال میں مداخلت کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے نہ صرف لبنان میں بلکہ پورے مشرق وسطیٰ کے حالات نازک صورت اختیار کر گئے ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ برطانیہ امریکہ اور اقوام متحدہ کے مبصروں کو لبنان کے معاملات میں مداخلت کرنے کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہے اور روس ان حالات میں خاموش تماشائی نہیں بنا رہے گا۔

ضروری اعلان

یوم سیرۃ النبیؐ کا التواء

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے اعلان ہوتا رہا ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ ۳۰ جون کو "یوم سیرۃ النبی صلعم" منائیں۔ اس اعلان پر بعض جماعتوں اور احباب کی طرف سے چٹھیاں موصول ہوئی ہیں کہ اتوار کا دن ایسے جلسوں کے لئے زیادہ موزوں ہے۔ آجکل گرمی بھی شدت کی پڑ رہی ہے۔ اس لئے تاریخ بڑھا دی جائے اور اتوار کا دن مقرر کیا جائے تاکہ احباب آسانی سے جلسوں میں شمولیت کر سکیں۔ اندریں حالات ۳۰ جون کو جلسہ ہائے یوم سیرۃ النبی صلعم ملتوی کیا جاتا ہے۔ آئندہ یوم سیرۃ النبی صلعم ۷ ستمبر بروز اتوار منایا جائے۔ احباب جماعت ہائے نوٹ فرمالیں۔

نوٹ:۔ ۳۰ جون کو جلسہ ہائے سیرۃ النبی منعقد کرنے کے متعلق تمام سابقہ اعلانات کو منسوخ سمجھا جائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

مکرم مسعود احمد صاحب وائس پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کی ربوہ میں تشریف آوری

ربوہ ۲۴ جون ۔ آج شام چناب ایکسپریس کے ذریعہ مکرم مسعود احمد صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی وائس پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی (غانا مغربی افریقہ) ربوہ تشریف لائے۔ سٹیشن پر متعدد بزرگان سلسلہ و احباب نے اپنے مجاہد بھائی کا پُرخلوص خیر مقدم کیا۔

مکرم مسعود احمد صاحب یکم اپریل ۱۹۵۰ء کو مغربی افریقہ تشریف لے گئے تھے۔ اور آٹھ سال تک خدمات سلسلہ بجا لانے کے بعد اب مع اہل و عیال واپس آئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی تشریف آوری ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ اور آپ کو پہلے سے بھی زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ واپس انڈونیشیا تشریف لے گئے

ربوہ ۲۴ جون ۔ مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا آج شام خیبر میل ایکسپریس کے ذریعہ واپس انڈونیشیا تشریف لے گئے۔ ربوہ سے آپ ۱۱ بجے کے قریب بذریعہ بس لائل پور روانہ ہوئے۔ بس کے اڈہ پر متعدد بزرگان سلسلہ و احباب نے پرخلوص دعاؤں کے ساتھ آپ کو الوداع کہا۔

مکرم شاہ صاحب مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۷ء کو ربوہ تشریف لائے تھے۔ قریباً نو ماہ تک پاکستان میں قیام کے بعد اب پھر اعلائے کلمۃ الحق کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور آپ کو بیش

صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ سلمہا کی صحت

ربوہ ۲۵ جون ۔ کل بذریعہ فون لاہور سے جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوا ہے کہ صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ سلمہا بنت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صحت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ جون ۱۹۵۸ء

الٰہی پروگرام

اکثر عیسائی مستشرقین، پادری، آریہ سماجی وغیرہ مذہبی لوگ اسلام پر یہ الزام بڑی شدت کے ساتھ لگاتے ہیں کہ اسلام شروع ہی سے تلوار کا مرہون منت رہا ہے۔ اور کہ اس کی اشاعت و تبلیغ جبر و اکراہ پر مبنی ہے۔

ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ جن مجبوریوں کی وجہ سے صدر اول کے مسلمانوں کو تلوار اٹھانے کی اجازت دی گئی۔ اس کو نہ صرف دشمنان اسلام نظر انداز کر دیتے ہیں۔ بلکہ خود بعد کے اکثر مسلمان مفسروں اور سیرت نویسوں نے صدر اول کی تاریخ اس انداز سے لکھی ہے کہ اس کو اشاعت اسلام کی صحیح تاریخ نہیں کہا جا سکتا۔ اس غلط قسم کی تاریخ سے نہ صرف اغیار کو اسلام کے خلاف الزام تراشی کا موقعہ ملا ہے۔ بلکہ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ خود مسلمانوں کی نگاہوں سے بھی اصل حقیقت اوجھل ہوتی گئی ہے۔ اور خود انہوں نے بھی قرآن اور تلوار کو لازم و ملزوم قرار دے دیا۔ اور یہ غلطی اس حد تک پھیل گئی ہے۔ کہ اب اسلامی ادب میں اس کو بڑے فخر کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے چنانچہ بطور نمونہ ہم ایک زمانہ حال کے شاعر کی ایک رباعی پیش کرتے ہیں۔ جو ایک دینی اخبار کی حالیہ اشاعت میں شائع ہوئی ہے۔ محشر رسول نگری بلا تکلف فرماتے ہیں ؎

جہادِ حق میں ہے سرِ خدائی
یہی ہے رمزِ فقرِ مصطفائی
رہی وہ عظمتِ ملت نہ باقی
ہوئی جب تیغ و قرآں میں جدائی

اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہمارے عوام کے ذہنوں میں یہ بات پختہ ہو گئی ہے کہ جب تک تلوار سے کام نہ لیا جائے۔ اسلام دنیا میں پھیل نہیں سکتا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی صحیح تاریخ کا مطالعہ کیا جائے۔ جو بدقسمتی سے ابھی تک معین صورت میں مدون نہیں کی جا سکی تو معلوم ہوگا کہ تلوار بجائے ممد و معاون ہونے کے اس کے راستہ میں باعث حائل ہو کر رہ گئی ہے۔ اشاعت اسلام کا فخر کسی طرح مسلمان بادشاہوں اور حکمرانوں کو نہیں دیا جا سکتا۔ اگرچہ بہت سے مسلمان حکمرانوں نے واقعی اپنے انفرادی اسلامی کردار سے اسلامی معاشرہ اجاگر کرنے میں کافی اثر ڈالا ہے۔ اور اسلام کے پاکیزہ اصولوں کا انہوں نے اچھا نمونہ پیش کیا ہے۔ لیکن اشاعت اسلام کا حقیقی سہرا ان درویشوں کے سر پر ہی باندھا جا سکتا ہے۔ جنہوں نے اپنے نفس کی بے شمار اور قابل رشک قربانیاں دے کر غیر اقوام میں اسلام کو پھیلایا ہے۔

علمائے حق نے شروع ہی سے کوشش کی ہے کہ "جہاد بالسیف کی صحیح شرائط جو قرآن و سنت سے ثابت ہیں پیش کی جائیں لیکن ازمنہ وسطیٰ کے جنگ و جدل کے طوفان میں ان کی توجیہات گم کر دی جاتی رہی ہیں۔ چنانچہ ہم نے الفضل کی ایک گزشتہ قریب کی اشاعت میں مولانا مناظر احسن گیلانی مرحوم کے مضمون سے جو صدق جدید میں شائع ہوا ہے۔ ایک عبارت نقل کر کے اس طرف توجہ دلائی ہے جس میں امام ابن تیمیہ کا جہاد کے متعلق نظریہ پیش کیا گیا ہے۔

آج اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ اشاعت و تبلیغ اسلام کی صحیح تاریخ مدون کی جائے۔ اور وسیع پیمانہ پر اسلام کا صحیح چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور اسلامی اصولوں کی ذاتی خوبیاں جن میں واقعی اس زمانہ کے لحاظ سے بھی بے حد کشش ہے قول و فعل سے نمایاں کی جائیں۔ اور مستشرقین اور دیگر دشمنان اسلام کی غلط فہمیوں کے دور کرنے کے لئے لٹریچر شائع کیا جائے۔ جو ہر موجودہ زبان میں ترجمہ کر کے ساری دنیا میں پھیلایا جائے۔ اس ضمن میں گزشتہ ساٹھ ستر سال کے عرصہ میں خاصکر برعظیم ہند، مصر اور ٹرکی میں خاصہ کام کیا گیا ہے۔ لیکن یہ کام بڑی حد تک صرف علمی پہلو سے تعلق رکھتا ہے۔ اسلامی ملکوں کے چند سنجیدہ لوگوں نے اس مسئلہ پر انگریزی وغیرہ زبانوں میں تصانیف شائع کی ہیں۔ لیکن اول تو اس کی مقدار بہت تھوڑی ہے۔ دوسرے دین اسلام اگرچہ ایک علمی تحریک ہے لیکن بوجہ ایک [illegible] ہونے کے اس کے عملاً پیش کرنے کی جو اہمیت ہے وہ اتنی زیادہ ہے۔ کہ اس کے بغیر اسلام کا صحیح تصور ہی ناممکن ہے۔

اگر ہم آج بھی ایک طرف ایسے علمائے حق پیدا کر سکیں۔ جیسا کہ مثلاً حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ، حضرت امام غزالیؒ، حضرت امام ابن تیمیہؒ، حضرت امام ابن قیم وغیرہم اور دوسری طرف ایسے درویش پابند شریعت صوفی منش لوگ جیسا کہ حضرت علی ہجویریؒ، حضرت معین الدین چشتیؒ، بختیار کاکیؒ وغیرہم ہوئے ہیں تو آج بھی ہم بہت تھوڑے عرصہ میں تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا کر ڈال سکتے ہیں۔

آج یورپ اور باقی مغربی دنیا علم و عقل کی پیاسی نہیں ہے۔ لیکن وہ روحانیت کی یقیناً پیاسی ہے۔ جو نیچریت زدہ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کریم نے نعوذ باللہ وحی و الہام کو ہمیشہ تک کے لئے ختم کر دیا ہے۔ اور اب انسانی شعور اس حد تک ترقی کر گیا ہے کہ اس کو آسمانی راہ نمائی کی ضرورت نہیں رہی۔ بلکہ انسان کو بالکل عقلیت کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ وہ مغربی لوگوں کی عقلی اور سائنسی ترقیوں کی طرف نگاہ اٹھائیں اور دیکھیں کہ روحانیت کے فقدان نے وہاں کیا کیا گل کھلائے ہیں۔ اور اتنی مادی ترقیوں کے باوجود انسان کس قعر مذلت میں گرتا چلا جا رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آج بھی دنیا کو ایک زندہ روحانی تحریک ہی مکمل تباہی سے بچا سکتی ہے جیسا کہ وہ پچھلے زمانوں میں اپنے اپنے وقت پر بچاتی رہی ہے۔ احمدیت صرف اس لئے کھڑی نہیں ہوئی۔ کہ وہ آج کے ترقی یافتہ فلسفہ اور سائنس کے علی الرغم اسلامی اصولوں کی فوقیت علمی رنگ میں ثابت کرے۔ بلکہ اس لئے کھڑی ہوئی ہے کہ وہ دنیا کو زندہ اسلامی روحانیت کی طاقتوں سے از سر نو فتح کرے اور ہمارا ایمان ہے۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت اس روحانی سیلاب کو اب نہیں روک سکتی۔ یہ الٰہی پروگرام ہے جو کسی طرح ٹالا نہیں جا سکتا۔ یہی پروگرام ہے جو نہ صرف وحدت امت بلکہ وحدت انسانیت پر منتج ہوگا۔ "وحدت امت" یا "وحدت انسانیت" کے تمام مصنوعی طریقے کوئی معنے اس کے سوا نہیں رکھتے کہ آخر کار ان لوگوں کو اپنے عقلی طریقے چھوڑ کر اس خدائی طریق کار کی طرف آنا پڑے گا۔ مذہبی اور غیر مذہبی ذہنوں میں وحدت امت یا وحدت انسانیت کے آج جو خیالات پیدا ہو رہے ہیں۔ وہ دراصل اسی روحانی سکیم کا اچٹتا ہوا سایہ ہیں۔

وصیت کیلئے ایک ضروری شرط

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"میرے نزدیک یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ کوئی شخص ظاہر طور پر کسی حکم شریعت کو توڑتا تو نہیں؟ ظاہر کی شرط اس لئے کہ دل کا حال خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ میرے نزدیک جو داڑھی بھی منڈواتا ہے۔ اس کی بھی وصیت جائز نہیں کیونکہ شعائر اسلام کی ہتک کرنے والا ہے"۔

(اخبار الفضل ۸ دسمبر ۱۹۱۹ء)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

خطبہ عید الاضحیٰ

حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو وادئ غیر ذی زرع میں چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی خاطر قربان کرنا چاہا

لیکن

خدا تعالیٰ نے اسے ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا

عید الاضحیہ ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ دنیا میں وہی قومیں ترقی کر سکتی ہیں جو عملاً قربانی کرنے کی عادی ہوں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳۰ رمئی ۱۹۲۸ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت تھی۔ اور آپ کا یہ طریق تھا۔ کہ اس عید کے موقعہ پر آپ نماز جلدی پڑھایا کرتے تھے۔ اور خطبہ بھی مختصر فرماتے تھے۔ تاکہ جن لوگوں نے قربانی کرنی ہو۔ وہ نماز سے فارغ ہو کر یا اگر خطبہ سننا چاہیں تو خطبہ سن کر قربانی کر سکیں۔ ہمارے ملک میں چونکہ

اسلامی عادات

اور طریق کی بہت کمی ہے اس لئے عام طور پر اس عید اور اس سے پہلی عید کی نمازوں کے وقت میں زیادہ فرق نہیں کیا جاتا۔ میرا منشاء ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو جاری کیا جائے لیکن اگر یکدم تغیر کیا جائے تو خطرہ ہے کہ بہت سے لوگ نماز سے محروم رہ جائیں۔ اس لئے آہستہ آہستہ اس سنت کو جاری کیا جائے اور لوگوں کو عادت ڈالی جائے کہ اس عید کی تیاری صبح ہی سے شروع کر دیا کریں۔ اور وقت پر نماز کے لئے پہنچ جایا کریں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اس لئے عید کی نمازوں کے متعلق انتظار کیا جاتا تھا کہ یہاں جماعت کم تھی اور باہر سے بہت سے دوست آیا کرتے تھے۔ ان کے آنے پر عید کی نماز ہوتی تھی لیکن اب حالات متغیر ہو رہے ہیں باہر سے آنے والے دوستوں کی تعداد نسبتاً کم ہوتی جا رہی ہے اور مقامی دوستوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اردگرد کے گاؤں کے

لوگوں کو شامل کر کے جو عید کی نماز کے لئے قادیان میں آتے ہیں۔ میرے نزدیک یہاں کی تعداد ڈیڑھ دو ہزار کے قریب ہو جاتی ہے۔ اور باہر سے آنے والے دوست ۱۰۔۲۰ سے زیادہ نہیں ہوتے اس طرح یہاں کے اور باہر سے آنے والے دوستوں میں اس قدر فرق ہو گیا ہے کہ باہر سے آنیوالوں کی خاطر ہم اس حکم سے ہمیشہ کے لئے دستبردار نہیں ہو سکتے جس کے لئے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

ہو چکا ہے باہر کے جو دوست نماز میں شامل ہو سکیں۔ اور خدا تعالیٰ نے اس مقام کو برکت دی ہے اس لئے جس قدر بھی آسکیں آئیں۔ ان کو آئندہ یا تو شام کو یا زیادہ سے زیادہ صبح سویرے یہاں پہنچ جانا چاہیئے۔ بہر حال اس عید کی نماز کو سنت کے مطابق کرنے کی ہمیں آہستہ آہستہ کوشش کرنی چاہیئے۔

اس کے بعد میں اس عید کے ہی ایک حکم کے متعلق مختصراً ایک بات کہنی چاہتا ہوں۔ یہ عید

قربانی کی عید

ہے۔ اس موقعہ پر قربانیاں کی جاتی ہیں اور یہ عید یادگار ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ایک فعل کی۔ جب انہوں نے خدا کے حکم کے ماتحت اپنے بچے کو قربان کر دیا۔ میں نے جیسا کہ پہلے کئی دفعہ بیان کیا ہے۔ میرے نزدیک حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فعل کہ انہوں نے اپنے بچے کو چھری لے کر ذبح کرنا چاہا۔ یہ

عید در حقیقت اس کی یادگار نہیں ہے اگر یہ اس کی یادگار ہوتی۔ تو یہ واقعہ چونکہ شام کا ہے۔ اس کی یادگار کے طور پر حج شام میں ہوتا۔ کسی فعل کی یادگار قائم رکھنے کا بہترین ذریعہ یہی ہوتا ہے کہ اسی جگہ جہاں واقعہ ہوا ہو یادگار بنائی جائے باقی علاقوں میں بھی بے شک ہو۔ مگر اصل اور بڑا مقام وہی ہو جہاں واقعہ ہوا ہے۔

پس اگر یہ عید اس عملی طور پر چھری پھیرنے کے لئے تیار ہو جانے کے نتیجہ میں ہوتی جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بچہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی گردن پر شام کے علاقہ میں رکھی تھی۔ تو اس عید کا اصل مقام اور حج کا مقام شام ہوتا نہ کہ حجاز۔ لوگ اکناف عالم سے وہاں جمع ہوتے۔ اور اس جگہ جہاں کہ یہ واقعہ ہوا تھا۔ اکٹھے ہو کر

خدا کی یاد

کرتے اور کہتے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس قدر عظیم الشان قربانی کی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے حج کے لئے مکہ قرار دیا۔ منیٰ کو قرار دیا۔ مزدلفہ اور عرفات کو قرار دیا۔ لیکن شام کے کسی مقام کو قرار نہیں دیا پس میرے نزدیک اس کا تعلق اس قربانی سے نہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی گردن پر عملی طور پر چھری پھیرنے پر آمادگی سے کی۔ پھر چھری پھیرنے کے لئے بیٹھ جانا اور چھری پھیر دینا ان دونوں باتوں میں بھی بڑا فرق ہے۔ جس وقت تک انسان

عملی قربانی

کر نہیں دیتا۔ اس کے دل کا حال اور ہوتا ہے ممکن ہے آج بھی کوئی انسان اپنے بیٹے کی گردن پر چھری پھیرنے کے لئے آمادہ ہو۔ اور چھری پھیرنے کے لئے اسے لٹا بھی دے پھر چھری اس کی گردن تک بھی لے جائے۔ مگر ممکن ہے اس کا ہاتھ کانپ جائے۔ اور وہ رو کر ہٹ جائے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چھری لی۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو لٹایا مگر الہام ہوا کہ تیرا خواب پورا ہو گیا جانے دے۔ چونکہ آپ نے چھری پھیری نہیں۔ اس لئے اس مقام کو عملی قربانی کے مقام سے نسبت نہیں ہو سکتی۔

پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بیان کیا ہے اس عید اور رؤیا کا تعلق اس واقعہ سے نہیں۔ بلکہ اس سے ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا اپنے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ایسی

وادئ غیر ذی زرع

میں پھینک دیا ہے جہاں نہ پانی ہے۔ نہ کھانا۔ اور چھری پھیرنے سے مراد ایسی وادی غیر ذی زرع میں ہی پھینکنا ہے ان کی رؤیا کے یہی معنی تھے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا تعالیٰ کی محبت کے جوش میں واقعی چھری پھیرنے پر آمادہ ہو گئے اگر خدا تعالیٰ کے ارشاد کا یہ مطلب ہوتا کہ چھری پھیرو۔ اور پھر روک دیتا تو اس کے تو یہ معنے ہوتے کہ وہ خود ہی اپنے حکم کو

نافرمانی سکھاتا ہے۔ وہ ایک کام کا حکم دیتا ہے گو اس کا منشا وہ نہیں ہوتا۔ اور خدا تعالیٰ نے جیسی حکیم ہستی کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ ایک ایسا حکم دے جس کے متعلق وہ خود جانتا ہو۔ کہ اسے پورا نہیں کراؤں گا۔

منشاء احکام خداوندی

کے خلاف ہے۔ دراصل بات یہ تھی۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بعثت کے ابتدائی ایام میں جب دین دنیا سے مٹ چکا تھا۔ اس وقت

انسانی قربانی

ہوتی تھی۔ اور انبیاء کا یہ طریق ہے کہ جب تک کسی امر کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم نہ آئے وہ قومی دستور کو جاری رکھتے ہیں۔ اور چونکہ اس وقت کثرت سے انسانی قربانی ہوتی تھی۔ اس لئے آپ نے اپنی رویا کا یہی مفہوم سمجھا کہ اسمٰعیل کو ذبح کر کے قربان کرنا چاہیئے۔ مگر منشاء الٰہی یہ نہ تھا۔ جبکہ کچھ اور تھا اور وہ یہ کہ آپ ان کو ایک دن ایک ایسی جگہ چھوڑ آئیں گے۔ جہاں چھوڑنا موت کے منہ میں دینے کے برابر ہوگا۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کا یہ خواب اس وقت پورا ہوا جب وہ حضرت اسمٰعیلؑ اور ان کی والدہ کو اس جگہ چھوڑ آئے۔ جہاں مکہ آباد ہوا۔ اور جہاں آج لوگ اس واقعہ کی یاد تازہ کر رہے ہیں۔

یہ حضرت ابراہیمؑ کے خواب کا اصل منشاء تھا اور یہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنا تھا کہ انہیں ایسی جگہ چھوڑ آئے۔ جہاں ایک مشکیزہ پانی اور تھوڑی سی کھجوروں کے سوا کھانے پینے کا کوئی سامان نہ تھا۔ کئی کئی میل تک کوئی آبادی نہ تھی۔ ایسی حالت میں چھوڑ آنا سو فیصدی موت کے منہ میں پھینک آنا تھا۔ کون کہہ سکتا تھا۔ تھوڑا سا کھانا اور پانی ختم ہونے پر کچھ اور میسر آسکے گا۔

پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں ذبح کرنے میں کوئی دریغ نہیں کیا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ خدا نے انہیں پھر زندہ کر دیا۔

واقعہ اس طرح ہوا۔ کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فیصلہ کر لیا کہ

حضرت اسمٰعیلؑ اور انکی والدہ

کو وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ آئیں۔ تو وہ ایک مشکیزہ پانی کا اور کچھ کھجوریں ساتھ لے کر حضرت اسمٰعیلؑ اور ان کی والدہ کو خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت وہاں چھوڑ گئے۔ لیکن محبت پدری اور خاوند بیوی کی محبت تو نہیں چھوڑی جا سکتی تھی جب آپ واپس چلے تو مڑ مڑ کر پیچھے دیکھتے جاتے تھے۔ کیونکہ آپ یہ خوب جانتے تھے کہ اس پانی اور ان کھجوروں کے ختم ہونے کے بعد ان کی بیوی اور ان کے بچہ کے لئے کھانے پینے کا کوئی سامان نہ ہوگا۔ حضرت ہاجرہ نے جب یہ دیکھا تو خیال کیا۔ ضرور کوئی بات ہے۔ انہوں نے پوچھا۔ کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ اور ہمیں کہاں چھوڑے جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک

دردناک موقعہ

تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے منہ سے بات نہ نکل سکی اور آپ نے تیز تیز چلنا شروع کیا۔ آخر حضرت ہاجرہ نے دریافت کیا۔ آپ ہمیں یہاں کس کے حکم سے چھوڑے جاتے ہیں۔ تب انہوں نے کہا خدا تعالیٰ کے حکمت سے اس پر حضرت ہاجرہ نے کہا اگر خدا کے حکم سے چھوڑے جاتے ہیں۔ تو وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی اور اپنے بچہ کی قربانی کو قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی آزمائش کرنا چاہتا تھا۔ پانی اور کھجوریں ختم ہوگئیں۔ نزدیک نہ کوئی بستی تھی اور نہ ہی ادھر سے کسی قافلہ کے گذرنے کا امکان تھا۔ حضرت اسمٰعیل بچے تھے۔ کوئی آٹھ برس کی عمر ہوگی۔ پیاس کے مارے تڑپنے لگے۔ حضرت ہاجرہ سے اپنے لخت جگر کی یہ حالت نہ دیکھی گئی۔ اور بیقرار ہو کر صفا اور مروہ پہاڑیوں پر دوڑنے لگیں۔ کبھی ایک پر چڑھ جاتیں اور کبھی دوسری پر چڑھ کر دیکھنے لگتیں۔ کہ شاید کوئی قافلہ آ رہا ہو لیکن کوئی نظر نہ آتا۔ ایک پہاڑی سے اتر کر دوسری پر جانے تک چونکہ راستہ میں نیچی جگہ تھی اور وہاں سے حضرت اسمٰعیل نظر نہ آسکتے تھے۔ اس لئے وہ فاصلہ دوڑ کر طے کر لیتیں۔ تاکہ اونچی جگہ پر جا کر بچے کو بھی دیکھ سکیں۔ کئی بار متواتر انہوں نے اسی طرح کیا۔ مگر کوئی صورت پانی ملنے کی نظر نہ آئی۔ آخر جب بہت بے قرار ہوگئیں۔ تو آواز آئی ہاجرہؓ جا اسمٰعیلؑ کے پاس جا۔ جب وہ حضرت اسمٰعیلؑ کے پاس آئیں۔ تو دیکھا۔ کہ چشمہ پھوٹا ہوا ہے اس سے انہوں نے پانی پلایا۔ پانی ملنے

کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے سامان پیدا ہوگئے۔ کہ عرب کا ایک قافلہ راستہ بھول کر وہاں آگیا اس نے پانی پا کر آرام پایا۔ تو حضرت ہاجرہ کو کچھ تحائف دئے اور پھر اجازت لے کر وہاں ڈیرے ڈالدئے۔ اور معاہدہ کیا کہ آپ کی رعایا ہو کر یہاں رہیں گے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو گویا وہاں کا بادشاہ بنا دیا۔ یہ ہے

اصل واقعہ

اور یہ تھا قربانی اور عملی طور پر چھری پھیرنے کا مفہوم اور اسی واقعہ کی یادگار میں آج کی عید ہے۔ اور لوگ وہاں جاتے ہیں۔ باقی رہا یہ سوال کہ خدا تعالیٰ نے مزدلفہ منا اور عرفات کو کیوں اس شرف کے لئے چنا۔ میرا خیال ہے کہ عرفات ساحل سمندر کی طرف ہے اور حضرت ابراہیمؑ اس راستہ سے ان کو چھوڑنے کے لئے شام سے آئے اور عرفات وہ مقام ہے جہاں۔

اللہ تعالیٰ کی تجلّی

ظاہر ہوئی۔ اور مزدلفہ وہ مقام ہے جہاں آپ سے وعدہ کیا گیا کہ اس قربانی کے بدلہ میں بہت بلند درجات عطا ہوں گے۔ مزدلفہ قرب پر دلالت کرتا ہے۔ اور عرفات عرفان پر۔ منا وہ مقام ہے جہاں حضرت ہاجرہ گھبرائی ہوئی پہنچیں۔ اس جگہ شیطان کو روڑے مارے جاتے ہیں۔ چونکہ آپ گھبرائی ہوئی تھیں۔ مگر جب حضرت ابراہیم سے۔ کہ خدا کے حکم سے تم کو یہاں چھوڑے جاتا ہوں اور انہوں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا تو گویا شیطان ہمیشہ کے لئے مار دیا گیا۔ یہ ساری جگہیں قربانی سے تعلق رکھتی ہیں۔ پس آج کے دن درحقیقت ہم اسباب کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے لئے اپنے بیٹے کو ذبح کر دیا۔ لیکن خدا نے اس کو زندہ کیا اور

ہمیشہ کیلئے اسے زندہ

کر دیا۔ اور دنیا میں اس کا نام روشن کر دیا۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے۔ کہ دنیا میں وہی قومیں ترقی کر سکتی ہیں جو

مسلسل قربانی

کرنے کی عادی ہوں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو قربان کیا۔ خدا تعالیٰ نے ان سے وعدہ کیا۔ کہ میں ہمیشہ کے لئے تیری ذریت کو قائم رکھوں گا اور جس طرح آسمان کے ستارے گنے نہیں جا سکتے۔ اسی طرح تیری اولاد بھی گنی نہیں جائے گی۔ پھر جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اس وادی غیر ذی زرع میں پھینک دیا۔ خدا تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں ان کی اولاد میں سے ایک شخص کو

جنت کا آخری وارث

بنایا۔ وادی غیر ذی زرع اس کو کہتے ہیں جہاں سبزی نہ ہو۔ اور جنت اس مقام کا نام ہے۔ جہاں سبزی ہی سبزی ہو گویا مکہ اور جنت دو متضاد مقام ہیں مکہ کی زمین ایسی شور ہے کہ بعض لوگوں نے وہاں باغ لگانے کی کوششیں کی ہیں اور اس کے لئے لاکھوں روپے خرچ کئے۔ اور دوسرے ملکوں سے مٹی لا کر ڈالی ہے۔ مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ یہ تو مکہ کی حالت ہے اور جنت وہ جگہ ہے جہاں سایہ کی اتنی کثرت ہو کہ کبھی دھوپ نہ ہو۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو ایسی جگہ ڈالدیا۔ جہاں سایہ تک نہ تھا تو خدا تعالیٰ نے کہا کہ میں تیری اولاد کو ایسی جگہ کا وارث کروں گا۔ جہاں کبھی دھوپ نہ ہوگی۔ اور اب کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک

حضرت اسمٰعیل کی اولاد کی غلامی

نہ کرے۔ اور ان سے جنت کی چابی نہ مانگے۔ حضرت اسمٰعیلؑ کو وادی غیر ذی زرع میں رہنے کے نتیجہ میں اس جگہ کی وراثت عطا ہوئی۔ جہاں نہ کبھی دھوپ ہوتی ہے نہ خشکی اور یہ قربانی ہے۔ جس کی یاد ہمیں دلائی گئی ہے۔ اور جس کی یاد تازہ رکھنے کے لئے ہم بکرے قربان کرتے ہیں۔ یہ قربانیاں

عظیم الشان نشان

ہیں جن کے اندر بڑی بڑی حقیقتیں مخفی ہیں جب تک ان کو پیش نظر نہ رکھا جائے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ دیکھو جس شخص سے محبت ہو اس سے مصافحہ کیا جاتا ہے جو محبت کے اظہار کا نشان ہے اور اس کے معنے ہیں کہ دلوں میں باہمی کوئی کدورت نہیں۔ یہ سچی محبت کا اقرار ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص ہاتھ تو ملائے مگر دل میں کدورت رکھے۔ تو اس مصافحہ

کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ جو شخص محبت کے جذبات تو اپنے اندر پیدا نہ کرے لیکن مصافحہ کرے وہ بے ہودہ حرکت ہے پس جس طرح محبت اور خلوص کی علامت مصافحہ ہے اسی طرح خدا تعالےٰ سے محبت اور حقیقی قربانی کی ظاہری نشانی یہ

بکرے کی قربانی

ہے یاد رکھنا چاہیئے کہ قربانی بھی اسی شخص کی مفید ہو سکتی ہے جو خدا کے لئے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے اپنے جان و مال اور اولاد کی قربانی کرنے پر بھی آمادہ ہو اور جو خدا تعالےٰ کے لئے اس قربانی پر آمادہ نہیں ہوتا اس کے لئے کوئی عید نہیں وہ محض ظاہری شکل اختیار کئے ہوئے ہے۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے جو قربانی کی یہ عید اس قربانی کی یادگار ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک بیوی نے کہا کہ اسمٰعیلؑ کے یہاں رہنے سے فساد کا خطرہ ہے اور حضرت اسمٰعیلؑ نے اس کو مٹانے کے لئے قربانی کو قبول کیا تو اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ کے لئے اس کو

امن قائم کرنیوالا

بنا دیا۔ اور اس کی اولاد کے ذریعہ دنیا میں مذہب اسلام نازل کر کے اس کو ہمیشہ کے لئے امن قائم کرنے والا قرار دیا۔ اسلام کے معنے ہی سلامتی اور اسلام سے تعلق رکھنے کا نام ایمان ہے جس کے معنے امن کے ہیں۔ چونکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے ایک گھر کا فساد دور کرنے کے لئے قربانی کی۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں ساری دنیا کا امن قائم کرنے والا بنا دیا۔

یہ حقیقت ہے اس قربانی کی اور جب تک اس کو نہیں سمجھا جاتا اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ تعجب ہے کہ بعض لوگ قربانی پر اعتراض کرتے ہیں اور اس کو اسراف قرار دیتے ہیں اور وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ کیوں یہی روپیہ

خدمت دین

اور اشاعت اسلام کے لئے خرچ کیا جائے۔ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ خواہ یہ سوال نیک نیتی سے ہی کیوں نہ کیا جائے پھر بھی یہ

وسوسہ شیطانی

ہے۔ اور شیطان بعض اوقات دین کے معاملہ میں اچھی صورت سے بھی وسوسے ڈالتا ہے۔

ایک جگہ ایک بزرگ کی دعوت تھی جب کھانا چنا گیا تو انہوں نے ہاتھ کھینچ لیا اور کھانے سے انکار کر دیا۔ جب وجہ دریافت کی گئی تو کہا کہ چونکہ اس کھانے کی طرف بہت زیادہ رغبت ہو رہی ہے۔ اس لئے میں نے اسے کھانا پسند نہیں کیا۔ اب گو

دعوت قبول کرنا سنت ہے

مگر انہوں نے کہا نفس کی اس قدر رغبت شک ڈالتی ہے کہ ضرور اس کھانے میں کوئی نقص ہے۔ میزبان نے کہا اس میں کوئی نقص تو نہیں یہ حلال مال ہے۔ مگر انہوں نے کہا ضرور کوئی نقص ہوگا۔ تحقیق کی جائے۔ غرض قصائی سے پوچھا گیا۔ تو اس نے کہا کہ میرا اونٹ مر گیا تھا میں نے سمجھا بہت نقصان ہوگا۔ اس لئے اسے کاٹ کر بیچ ڈالا۔

تو شیطان بعض اوقات کسی کام کی زیادہ رغبت دلا کر بھی وسوسہ پیدا کرتا ہے۔ بظاہر تو دین کے راستہ میں مال خرچ کرنا بہت اچھی بات ہے لیکن سوال یہ ہے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دین زیادہ غریب تھا۔ صحابہؓ کئی کئی وقت تک بھوک کی وجہ سے پیٹوں پر پتھر باندھ رکھتے تھے مگر باوجود اس غربت و افلاس کے وہ قربانی کرتے تھے تو اب اسلام کی خدمت کے خیال سے قربانی چھوڑنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ اسلام اور روحانیت کسی ایک چیز کا نام نہیں بلکہ کئی ایک چیزوں کا نام ہے۔ جس طرح آنکھ، کان، ناک غرضیکہ تمام اعضاء مل کر ایک مکمل اور خوبصورت انسان بنتا ہے۔ اسی طرح روحانیت کے لئے کئی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب اگر کوئی شخص کہے کہ کسی کے تھوڑے سے کان کاٹ ڈالے جائیں تو کیا حرج ہے۔ اس کی سماعت میں تو بے شک بہت تھوڑا فرق آئے گا مگر اس کی

زینت میں فرق

ضرور آ جائے گا۔ پس کسی چیز کو کامل بنانے کے لئے بعض باتیں اس کی زینت کے لئے ہوتی ہیں۔ اور یہ قربانی ایسی حکمتوں کے علاوہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی بھی ہمیں یاد دلاتی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس عید کو

کھانے پینے کا دن

کہا ہے۔ یہ بظاہر اسراف ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں بلکہ قوموں میں زندگی کا احساس اور امنگ پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تحفے تحائف تقسیم کرنے کے لئے دن مقرر کئے جائیں اور عید کے دن بھی گوشت بانٹا جاتا ہے۔ مگر یہی آج کے دن اس قدر بکرے ذبح کئے جاتے ہیں کہ گوشت کھانے والا کوئی نہیں ملتا مگر پھر بھی قربانیاں کی جاتی ہیں۔ گوشت سکھایا بھی جا سکتا ہے۔ سکھانا بھی جائز رکھا گیا ہے۔ اس لئے سکھا کر اپنے لئے رکھنا جائز ہے اور غرباء میں تقسیم بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر ضائع بھی ہو جائے تو بھی قربانی ضروری ہے۔ روحانی امور سے تعلق رکھنے والے اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض صحابی دن رات مسجد میں بیٹھے رہتے تھے کہ شاید حضورؐ باہر تشریف لے آئیں اور وہ کسی بات کے سننے سے محروم رہ جائیں۔ لوگ سمجھتے ہوں گے کہ وہ وقت ضائع کرتے تھے۔ لیکن نہیں وہ

بہت بڑی خدمت

کر رہے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ کے بھائی ایک دفعہ رسول کریم صلعم کے پاس آئے اور عرض کیا حضورؐ ابوہریرہؓ تمام دن مسجد میں بیٹھا رہتا ہے اور کوئی کام نہیں کرتا۔ مجھے تمام دن محنت کرنی پڑتی ہے آپ اسے سمجھائیں کہ کام کیا کرے۔ آپؐ نے فرمایا تمہیں کیا معلوم

خدا اسی کے طفیل

تمہیں بھی رزق دے رہا ہے۔ تو اصل میں وہ لوگ وقت ضائع نہیں کرتے تھے۔ بلکہ بہت بڑے ثواب کا کام کرتے تھے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مسجد میں آکر امام کے انتظار ہو اور بیٹھا رہتا ہے تو وہ بھی گویا عبادت میں ہی ہوتا ہے۔ اصل میں

خدا تعالےٰ دیکھتا ہے

کہ انسان میری راہ میں کس قدر قربانی کے لئے آمادہ ہے۔ اگر معمولی قربانی کے لئے تیار ہے تو بڑی کے لئے بھی تیار ہو سکے گا

اگر تمام بکرے ذبح کر کے گوشت پھینک دیا جائے تو بھی ثواب ہے۔ مگر یہ گوشت غرباء میں تقسیم کیا جاتا ہے اور اگر بچ رہے تو پرندوں کو ڈال دیا جائے جن کا حق قرآن کریم نے بھی رکھا ہے۔ یعنی جانوروں کا۔ پس اگر گوشت پھینک دیا جائے اور کتے اور چیلیں اسے کھا جائیں تو بھی یہ

ثواب کا موجب

ہے۔

اس قدر فوائد قربانی کے اندر ہیں کہ خواہ اسلام پر کس قدر بھی مصیبت کے دن آئیں تو بھی قربانی جائز اور ضروری ہوگی۔ ہاں اگر انسان پر خود کوئی مصیبت ہو تو وہ نہ کرے۔ لیکن اگر توفیق رہو تو ضروری ہے۔

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ایک شخص ۳۶۰ دن گوشت کھاتا ہے یا کھانے کی کوشش کرتا ہے مگر اسے اسلام کی حالت اور غربت اور خدمت دین اور اسی وجہ سے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا خیال پیدا نہیں ہوتا لیکن جب ایک دن

خدا کے لئے

اسے کھانا پڑتا ہے تو اسے دین کے راستہ میں خرچ کرنے کا خیال آتا ہے جب اپنی خواہش سے کھاتا تھا اس وقت تو اسلام کی مصیبت بھولے ہوئے تھا۔ لیکن خدا کے حکم سے کھانا پڑا تو خدمت اسلام یاد آگئی۔ جب اپنا نفس کہتا ہے کہ گوشت کھاؤ تو یہ ضرور کھاتا ہے لیکن جب خدا تعالےٰ حکم دیتا ہے تو کہتا ہے یہ اسراف ہے اسے کس طرح نیک خیال کیا جا سکتا ہے یقیناً یہ

وسوسہ شیطانی

ہے۔

پس جس کو توفیق ہو وہ قربانی ضرور کرے اور لوگ عید کے دن کھائیں پئیں تاکہ ان کے دلوں سے مایوسیاں دور ہوں اور امنگیں پیدا ہوں اور خیال ہو کہ خدا تعالےٰ نے ان کے لئے کھانے پینے کے دن بھی مقرر کئے ہیں۔ خدا تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس عید کی حقیقت کو سمجھیں۔ اور ہمیں ایسی قربانیاں کرنے کی توفیق دے جس کے نتیجہ میں یہ عید حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قربانی کی یادگار کے طور پر مقرر کی گئی ۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

زعماء صاحبان انصار جلد توجہ فرماویں

تعمیر دفتر انصار اللہ کا کام پھر شروع ہو چکا ہے۔ دفتر کی ۱۲ کنال زمین پر چار دیواری کا کام شروع ہے۔ تعمیر دفتر کے اور بھی بہت سے کام باقی ہیں۔ روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ ہر رکن انصار پر جو ایک روپیہ سالانہ چندہ تعمیر دفتر کا مقرر ہے اس کی وصولی اور فراہمی کے لئے خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ جن اراکین انصار نے چندہ تعمیر سال رواں یا سال گذشتہ کا ابھی تک ادا نہ کیا ہو وہ بہت جلد وصول کر کے داخل خزانہ فرمادیں۔

اسی طرح دوسرے چندہ ماہواری و اجتماع کی وصولی بھی خاص توجہ سے کی جائے اور مرکز میں بھجوائی جائے۔ جزاکم اللہ

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

چندوں کے بقایاجات کی معافی یا شرح چندہ میں کمی کی درخواستوں کی منظوری کا کام نظارت بیت المال کے سپرد ہے لیکن . . . . . . بعض جماعتیں اور احباب ایسی درخواستیں براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا دیتے ہیں۔ وہاں سے یہ تمام درخواستیں مناسب کارروائی کے لئے نظارت بیت المال میں بھجوا دی جاتی ہیں۔ اس طرح خواہ مخواہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نہایت قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے

لہٰذا تمام جماعتوں اور احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ ایسی درخواستیں نظارت بیت المال کو بھجوائی جاویں۔ نظارت بیت المال ان درخواستوں پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں ہی فیصلے کرتی ہے۔ اور ہمیشہ ہمدردانہ رویہ اختیار کرتی ہے۔ اگر کوئی جماعت نظارت بیت المال کے فیصلہ سے مطمئن نہ ہو تو نظارت علیا کی وساطت سے صدر انجمن احمدیہ میں اپیل کی جا سکتی ہے۔ اور اگر صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ سے بھی کسی جماعت کو اطمینان نہ ہو سکے تو صرف اس صورت میں کوئی معاملہ حضور تک لے جانا چاہیئے۔ ورنہ ہر دوست کے لئے لازمی اور ضروری ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے انتظامیہ اور دفتری معاملات میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وقت ضائع کرنے سے پرہیز کرے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزم محمد الدین بعارضہ چیچک کافی دنوں سے بیمار ہے قارئین کرام صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار چوہدری محمد ابراہیم از احمد نگر

۲۔ ہم تین احمدی بھائیوں پر قتل کا مقدمہ دائر ہے۔ دوستوں بزرگوں اور احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ہماری جلد باعزت بریت کے لئے دعا فرماویں

(خاکساران نذیر احمد ساجد۔ خورشید احمد قمر۔ بشیر احمد عابد)

۳۔ جماعت احمدیہ ہڈیارہ کے دو مخلص اراکین یعنی چوہدری جلال الدین صاحب گل اور مستری علی محمد صاحب کے ہاں بچے پیدا ہو کر خورد سالی میں ہی فوت ہو جاتے ہیں احباب ہر دو اصحاب کے ہاں اولاد نرینہ کے لئے دعا فرمادیں۔

خاکسار صوبیدار حمید احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہڈیارہ ضلع لاہور

۴۔ خاکسار کا بڑا لڑکا عزیزم مبشر احمد امسال ایف ایس سی پری میڈیکل کا امتحان دے رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (خاکسار: عنایت اللہ ناظم وقف القصاص)

۵۔ میری بھائی صاحبہ کا پتا کا اپریشن ہوا ہے اب کمزوری بہت زیادہ ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔ (محمد الطاف تنویر)

پتہ جات مطلوب ہیں!

ذیل کے موصی حضرات کے موجودہ پتہ جات مطلوب ہیں اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتے سے علم ہو تو وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں یا اگر موصی خود اس اعلان کو ملاحظہ فرمائیں تو وہ اپنے پتہ سے دفتر کو اطلاع دیں تاکہ ان کی وصیتوں کے متعلق ان سے خط و کتابت کی جا سکے۔

نمبر وصیت	نام موصی	ولدیت	سابقہ سکونت
۱۰۸۲۸	حبیب بخش صاحب	باسط بخش صاحب	موضع ٹھولی ضلع بدایوں یوپی
۱۰۸۴۶	مستری روشن دین صاحب	مستری حسن دین صاحب	ساکن چانگریاں ضلع سیالکوٹ
۱۱۱۰۵	رحمت اللہ صاحب	حکیم محمد ظہیر الدین صاحب	اروپ ضلع گوجرانوالہ
۱۱۱۰۶	ملک محمد افضل صاحب	ملک زین العابدین صاحب	ہجکہ ضلع سرگودھا۔
۱۱۱۰۴	کرامت اللہ خان	حاجی اسد اللہ خان صاحب	پیر پیائی ضلع پشاور
۱۱۱۶۵	ملک نذیر احمد صاحب	ملک محمد طفیل صاحب	فیض اللہ چک حال ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۱۳۲۲۴	طالب حسین صاحب	چوہدری کمال الدین صاحب	ہڈیارہ ضلع لاہور
۱۲۷۴۹	فضل الرحمن صاحب	عبد اللہ خان صاحب	ڈھم کلاں ضلع کوہاٹ
۱۲۷۸۵	بشیر احمد صاحب	مراد علی قریشی صاحب	ڈیرووالہ ضلع سیالکوٹ
۱۳۳۲۹	برکت بی بی صاحبہ	زوجہ مولوی سلطان احمد صاحب	حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
۱۳۳۹۱	ناصر احمد خان صاحب	محمد امین صاحب	درگئی ضلع خوست
۱۳۴۵۵	حاجی احمد خان صاحب ایاز	چوہدری کرم دین صاحب	کھاریاں ضلع گجرات
۱۳۵[illegible]	مسماۃ حاکم بی بی صاحبہ	زوجہ مستری محمد ابراہیم صاحب	ڈیرووالہ ضلع سیالکوٹ
۱۳۵	منظور احمد صاحب	عبد العزیز صاحب مرحوم	لائلپور شہر
۱۳۶	اللہ داد صاحب	چوہدری نواب صاحب	۵۱۹ گ ب ضلع لائلپور
۱۳۰	شاہ محمد صاحب	سر بلند صاحب	دیہہ چیمہ ضلع نواب شاہ سندھ
۱۳۸	منظور احمد صاحب	فیروز الدین صاحب	میانوالی سندھواں ضلع سیالکوٹ
۱۳۹۵۴	محمد سردار خان صاحب	چوہدری الہ دین صاحب	دیہہ میانی ضلع خیرپور میرس
۱۳۹۸۰	بشیر احمد صاحب	چوہدری نواب دین صاحب	گوٹھ بشیر احمد پنجابی ضلع خیرپور میرس
۱۴۰۱۱	میاں محمد صاحب	جمال الدین صاحب مرحوم	گوٹھ امام مولا بخش صاحب ضلع نواب شاہ
۴۰۳	محمود احمد صاحب	شیخ عبد الرحمن صاحب	بوریوالہ ضلع ملتان
۴۱۳	امینہ بی بی صاحبہ	زوجہ چوہدری سلطان احمد صاحب	بڈھا ملہی ضلع سیالکوٹ
۴۳۸	عطاء اللہ صاحب	شیخ نانک بخش صاحب	راولپنڈی

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ضرورت ہے

احمدیہ سٹیٹس میں ایک تجربہ کار مکینک کی ضرورت ہے جو ٹریکٹروں کی ورکشاپ میں کام کر چکے ہوں۔ اور ان کی مرمت وغیرہ کی اہلیت رکھتے ہوں۔ تنخواہ حسب تجربہ معقول دی جائے گی۔ ملازمت کے خواہشمند صاحب پتہ ذیل پر اپنی درخواستیں بمعہ تصدیق تجربہ وغیرہ پریذیڈنٹ صاحب جماعت کی معرفت بھجوائیں

مشتاق احمد باجوہ

وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ

تعمیر دفتر انصار کیلئے موعودہ رقم جلد بھجوائیں

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی اپیل پر جن احباب کرام نے سو سو روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا ہوا ہے براہ کرم وہ اپنی موعودہ رقم بہت جلد ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

آجکل تعمیر دفتر کا کام پھر شروع ہے دفتر کی بارہ کنال زمین کے ارد گرد چار دیواری بنائی جا رہی ہے اس کے علاوہ دفتر کی اصل بلڈنگ کا کام بھی ابھی بہت سا باقی ہے جس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ بروقت روپیہ بھجوانے میں آپ صاحبان کیلئے انشاء اللہ دہرا ثواب بھی ہوگا جلد توجہ فرمائیں نیز جو احباب ابھی صاحبزادہ صاحب کی اپیل پر شامل نہیں ہو سکے ان کیلئے بھی موقع ہے کہ

ہنگری میں مزید محبانِ وطن کو پھانسی دی جائیگی

سابق جلاوطن وزیراعظم مسٹر فرینک ناج کی پیش گوئی

واشنگٹن ۲۴ جون۔ ہنگری کے جلاوطن سابق وزیراعظم مسٹر فرینک ناج نے پیش گوئی کی ہے۔ کہ مسٹر امرے ناج اور ان کے تین انقلاب پسند رفقا کی پھانسی کے بعد ہنگری میں ظلم و تشدد کی ایک نئی مہم شروع کی جائے گی۔

مسٹر فرینک ناج نے جو امریکی دارالحکومت کے قریب فارمنگ کرتے ہیں۔ بتایا ہے کہ مجھے ایسی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ جن کی بناء پر یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ روس کی جانب سے ہنگری میں بہت سے مقدمات چلائے جائیں گے اور متعدد مزید ہنگری محبانِ وطن کو بھی جلد ہی پھانسی دے دی جائے گی۔

مسٹر فرینک ناج ۱۹۴۶ء - ۱۹۴۷ء میں ہنگری کے آخری آئینی وزیراعظم تھے اور نام کی مشابہت کے باوجود مسٹر امرے ناج سے ان کا کوئی رشتہ نہیں ہے۔

مسٹر فرینک ناج نے اقوام متحدہ پر زور دیا ہے کہ وہ انقلاب پسند رہنماؤں کے خلاف مزید انتقامی کارروائیاں روکنے کے لئے سخت اقدامات کرے۔ ان اقدامات میں روس پر اقتصادی بندشیں لگانا بھی شامل ہو۔ اور ہنگری کی مغربی سرحد پر اقوام متحدہ کے مبصر متعین کئے جائیں۔ روسی مظالم اور تشدد آمیز کارروائیاں اس کے بعد بھی بند نہ ہوں۔ تو اقوام متحدہ کو روس اور ہنگری کی موجودہ حکومتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کر دینا چاہیئے۔

مغربی طاقتوں پر ناصر کا الزام

قاہرہ ۲۴ جون۔ صدر ناصر نے مغربی طاقتوں پر الزام لگایا ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں اپنی مداخلت کے لئے زمین ہموار کر رہی ہیں صدر ناصر نے یہ الفاظ ایک سرکاری دعوت میں تقریر کرتے ہوئے کہے۔ جو گھانا کے وزیر اعظم ڈاکٹر نکروما نے ان کے اعزاز میں دی تھی دعوت سے قبل دونوں لیڈروں نے ایک مشترکہ بیان میں اعلان کیا تھا کہ وہ انتہائی غیر جانبداری اور دونوں بلاکوں سے علیحدہ رہنے کی پالیسی پر یقین رکھتے ہیں ڈاکٹر نکروما نے اپنی تقریر میں صدر ناصر کو اچھے دوست اور نوآبادیت اور استعماریت کے خلاف جنگ کا ساتھی" کے لقب سے یاد کیا تھا

صدر ناصر نے اپنے جواب میں بعض ایسے الزامات کا ذکر کیا جو گزشتہ چند ہفتوں سے امریکہ متحدہ عرب جمہوریہ پر لگاتے تھے اس سے ان کی مراد لبنان میں مداخلت سے تھی انہوں نے کہا کہ یہ الزام مشرق وسطیٰ میں مداخلت کرنے اور اپنی سازشوں کو کامیاب بنانے کے بہانے کے سوا کچھ نہیں ہے اور اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ بعض ملک اس علاقے میں واپس آکر اسے اپنی آزادی سے محروم کرنا اور اس پر حکومت کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی سازشیں اب تک ہمیں سراسیمہ کرنے میں ناکام رہی ہیں

قیوم خاں کی دعوت پر پولیس کا چھاپہ

پشاور ۲۳ جون، کل رات صدر مسلم لیگ خان عبدالقیوم خان کے اعزاز میں شاہی باغ پشاور میں ایک پرتکلف دعوت دی گئی۔ لیکن سینکڑوں میزبان ابھی میزوں پر بیٹھے ہی تھے کہ پولیس نے چھاپہ مار کر کھانے کی تمام دیگوں پر قبضہ کر لیا۔ پولیس افسر نے جو چھاپہ مار پارٹی کی قیادت کر رہا تھا کہا کہ دعوت کے منتظمین نے کھانے پینے کی اشیاء پر کنٹرول کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔ جس کے تحت ایک وقت میں ۳۵ سے زیادہ افراد کو کھانا نہیں کھلایا جا سکتا پولیس افسر نے بتایا کہ "مجرموں" پر قانون کے مطابق مقدمہ چلایا جائے گا۔ اور کھانے کی دیگیں غالباً مقامی دارالامان کو دے دی جائیں گی۔

پشاور سٹی مسلم لیگ کے صدر خان آغا خان نے بعد ازاں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ استقبالیہ کمیٹی کے ارکان نے ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کر کے اس دعوت میں مہمانوں کو کھانا کھلانے کی اجازت مانگی تھی۔ اور انہیں بتایا تھا کہ غذائی اشیاء پر کنٹرول کے حکم کے تحت حکام پینتیس سے زائد افراد کو کھانا کھانے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ خان آغا خان نے مزید کہا کہ اس سلسلے میں ہم نے ڈپٹی کمشنر کی توجہ ان دعوتوں کی طرف مبذول کرائی تھی جو حال ہی میں وزیراعظم ملک نون کے اعزاز میں پشاور مردان اور نوشہرہ میں دی گئی تھیں اور جن میں سینکڑوں لوگ شریک ہوئے تھے۔ ڈپٹی کمشنر نے ہم سے اتفاق کیا اور ہمیں صدر پاکستان مسلم لیگ کی دعوت سے منع نہیں کیا۔ ان حالات میں پولیس نے دعوت پر چھاپہ مار کر اور دیگیں ضبط کر کے انتہائی قابل اعتراض حرکت کی ہے بالخصوص اس صورت میں کہ اتنے بہت سے معزز شہری کھانا شروع کرنے ہی والے تھے

میکسیکو کے قریب گاڑی الٹنے سے چالیس افراد ہلاک اسی زخمی ہو گئے

زیر زمین کیبل سسٹم خراب ہو جانے سے متعدد ڈبے الٹ گئے

اوریزابا (میکسیکو) ۲۴ جون۔ گذشتہ رات میکسیکو سے ویرا کروز جانے والی ایک گاڑی کا انجن اور پانچ ڈبے الٹ جانے کی وجہ سے کم از کم چالیس افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

یہ گاڑی رات کے وقت مالٹراٹا پہاڑی سے نیچے کی طرف آرہی تھی کہ اس کا زیر زمین کیبل سسٹم خراب ہو گیا اور وہ پٹڑی سے نیچے اتر گئی۔ جس کی وجہ سے پانچ ڈبے اور انجن الٹ گئے۔ امدادی پارٹیاں فوراً موقع پر پہنچ گئیں اور انہوں نے ۲۰ لاشیں ملبہ سے نکال لی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ چالیس کے قریب افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

ریڈ کراس کے عملہ کی اطلاع کے مطابق اسی افراد زخمی ہوئے ہیں۔ ریلوے حکام نے کہا ہے کہ گاڑی مالٹراٹا پہاڑی پر واقع مالٹراٹا سٹیشن پر پٹڑی سے نیچے اتر گئی۔ گاڑی کے انجنیئر نے بریکیں لگا کر اسے روکنے کی کوشش کی لیکن وہ پہاڑی سے نیچے کی طرف پھسل گئی ریلوے انجنیئر بھی اس حادثہ میں زخمی ہو گیا ہے۔ مزید بتایا گیا ہے کہ گاڑی کے اگلے پانچ ڈبے پٹڑی سے ایک طرف جھک جانے کی وجہ سے الٹ گئے تھے۔ جن میں تین مسافروں کے ڈبے ایک ڈاک کا ڈبہ اور ایک سامان کا ڈبہ تھا۔ اس کے علاوہ لوکوموٹو انجن بھی پٹڑی سے نیچے آرہا

ایک روز میں چوری اور نقب زنی کی

۱۲ کیس وارداتیں

کراچی ۲۴ جون۔ اتوار کو کراچی میں چوریوں اور نقب زنی کے ۱۲ کیس رجسٹر کئے گئے۔ ایک اعلیٰ سرکاری افسر کے ہاں بھی نقب زنی کی واردات ہوئی۔ متذکرہ افسر نے صدر تھانہ کی پولیس کو اطلاع دی کہ نقب زن پاکستان ڈیملائز کواپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی میں ان کے بنگلہ میں گھس گئے۔ اور ستائیس ہزار مالیت کے زیورات اور پارچات لے کر فرار ہو گئے۔

اتوار کو شہر کے مختلف حصوں سے جرائم کی کل ۳۷ وارداتوں کی اطلاع ملی ہے۔ ان میں اغوا اور مجرمانہ حملے کی کوشش کے دو کیس شامل ہیں۔ ایک شخص کو جعلی کرنسی نوٹ اپنے قبضے میں رکھنے پر گرفتار کیا گیا۔

سکوڈرن لیڈر خالد خاں

حادثہ میں ہلاک

کراچی ۲۴ جون پاکستانی فضائیہ کے افسر سکوڈرن لیڈر ایم خالد خاں آج صبح پشاور میں ایک حادثہ میں ہلاک ہو گئے۔ ایم خالد خاں پاکستانی فضائیہ کے کمانڈر انچیف ایئر وائس مارشل اصغر خاں کے چھوٹے بھائی تھے۔ وہ حادثہ کے وقت فضائی مشق کر رہے تھے کہ ان کے طیارے کو حادثہ پیش آگیا اور وہ ہلاک ہو گئے۔ فضائیہ کے حکام نے حادثہ کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ مرحوم کو حال ہی میں ایک جیٹ طیارہ کا سکوڈرن کی کمان سونپی گئی تھی۔ حکومت دفاع کے اعلان میں سکوڈرن لیڈر ایم خالد خاں کی ہلاکت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا ہے

تائیپے ۲۴ جون نیشنلسٹ چین کی بحری فوج کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس نے ماتسو کے جزیرے کے قریب ۴۵ منٹ لڑائی کے دوران کمیونسٹ چین کی دو جنگی کشتیاں ڈبو دی ہیں۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ کمیونسٹوں نے آج نیشنلسٹ چین کے ایک جزیرے ناؤسنگ پر زبردست گولہ باری کی۔ اور پانچ سو بیالیس شیل پھینکے۔ نیشنلسٹ کے توپ خانے نے اس کا جواب دیا۔

جعلی پیر کو پانچ سال نو ماہ قید

سیالکوٹ ۲۴ جون۔ مقامی مجسٹریٹ شیخ غلام مرتضیٰ پراچہ نے ایک پچیس سالہ پیر کو مختلف دفعات کے تحت بالترتیب تین سال دو سال اور نو ماہ کی سزائیں دی ہیں۔ استغاثہ کے مطابق ملزم ایک شخص برکت کے گھر گیا اور وہاں ایک مہمان کی حیثیت سے چار روز ٹھہرا آخری دن ملزم نے برکت کے کنبہ کے افراد کو خاص قسم کا کھانا پکانے کی دعوت دی تاکہ اس کی روانگی کے موقع پر اس سے لطف اندوز ہوا جائے پیر کے لئے کھانا پکایا اور میٹھے میں دھتورا ملا دیا جسے اس کے سوا گھر کے سب افراد نے کھایا۔ جسے کھا کر تمام افراد بے ہوش ہو گئے۔ پیر نے اس کے بعد اپنے میزبان کے گھر سے تمام زیورات اور دوسری اشیاء اٹھائیں اور رفو چکر ہو گیا۔

شراب نوشی بند کرنے کا مطالبہ

کراچی ۲۴ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی وزیر امور داخلہ جلال بابا کو ہر روز خطوط کی ایک بھاری تعداد موصول ہو رہی ہے جن میں مطالبہ کیا جاتا ہے کہ پورے پاکستان میں شراب کا استعمال بند کر دیا جائے۔

مشرقی پاکستان میں دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۹۳ نافذ کر دی گئی

صوبائی گورنر کی رپورٹ پر مرکزی کابینہ کا فیصلہ

کراچی ۲۵ جون - مرکزی کابینہ نے کل مشرقی پاکستان میں دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۹۳ نافذ کرنے کا فیصلہ کیا۔ کابینہ نے مزید طے کیا کہ یکم جولائی سے صوبائی بجٹ کی تین ماہ کے لئے منظوری دے دی جائے۔ کابینہ نے یہ فیصلہ صوبائی گورنر مسٹر سلطان الدین احمد کی رپورٹ کے پیش نظر کیا ہے۔

گورنر نے مرکزی حکومت کو بذریعہ تار رپورٹ دی تھی کہ سر دست مشرقی پاکستان میں کوئی پائدار وزارت قائم نہیں ہو سکتی۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر کو تین ماہ کے لئے صوبائی بجٹ کی منظوری دینے کی ہدایت کی گئی ہے۔

ایک خاص پیغامبر بذریعہ طیارہ ڈھاکہ روانہ ہو رہا ہے۔ وہ صدر سکندر مرزا کو مرکزی کابینہ کا ایک خاص پیغام دے گا جس میں صدر کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ مشرقی پاکستان میں دفعہ ۱۹۳ نافذ کر دیں۔ پیغامبر دفعہ ۱۹۳ کے نفاذ کے فرمان پر صدر کے دستخط حاصل کرتے ہی کراچی واپس پہنچ جائے گا۔

ردّ عمل

کرشک سرمک پارٹی کے لیڈر مسٹر حمید الحق چوہدری نے ڈھاکہ میں کہا ہے کہ گو میں ذاتی طور پر دفعہ ۱۹۳ کے نفاذ کے خلاف ہوں لیکن مشرقی پاکستان میں بد قسمتی سے ایسے حالات پیدا ہو گئے تھے کہ دفعہ ۱۹۳ نافذ کئے بغیر چارہ نہیں تھا۔ مسٹر مہر دردی نے کہا مشرقی پاکستان اسمبلی میں اس امر کا ثبوت مل چکا ہے کہ مسٹر عطاء الرحمٰن کو ارکان اسمبلی کی اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔

عوامی لیگ کے لیڈر نے کہا اگر مشرقی پاکستان میں دفعہ ۱۹۳ نافذ کی گئی تو مشرقی پاکستان میں ان لوگوں کے خلاف نفرت اور غصہ کی لہر دوڑ جائے گی جو دفعہ ۱۹۳ نافذ کرنے کے ذمہ دار ہونگے۔

۳۰ جون کو عام تعطیل کا اعلان

لاہور ۳۰ جون - ایک سرکاری اعلان کے مطابق اتوار ۲۹ جون کو عید الاضحیہ کے پیش نظر حکومت مغربی پاکستان نے تیس جون کو تمام صوبائی دفاتر کے لئے تعطیل کا دن قرار دیا ہے۔ یہ چھٹی اٹھائیس اور انتیس جون کے علاوہ ہو گی جس کا اعلان اس سے پہلے کیا جا چکا ہے۔

چنڈی گڑھ میں پاکستانی ڈپٹی ہائی کمشنر کا دفتر

لاہور ۲۵ جون - ایک سرکاری اعلان کے مطابق پاکستانی ڈپٹی ہائی کمشنر کا دفتر واقع چنڈی گڑھ تیس جون ۱۹۵۸ سے بند ہو جائیگا اس لئے آئندہ تمام سرکاری اور غیر سرکاری خط و کتابت پاکستانی ہائی کمشنر نئی دہلی کے پتے پر کی جائے۔

مغربی پاکستان میں چھ نئے کالج

لاہور ۲۵ جون - ایک سرکاری اطلاع کے مطابق دادو، سکھر، لیہ، گوجر خان، لائل پور اور ڈیرہ اسماعیل خان میں اس سال موسم گرما کی تعطیلات کے بعد چھ نئے کالج اور ہائر سیکنڈری سکول کام کرنا شروع کر دیں گے۔ جن میں دو ہزار طلباء کو تعلیم دی جا سکیگی۔ اس غرض سے نو لاکھ ستر ہزار روپے منظور کئے گئے ہیں۔ لڑکیوں کے لئے دو ہائر سیکنڈری سکول دادو اور ڈیرہ اسماعیل خان میں کھولے گئے ہیں۔

مجلس انصار سلطان القلم ربوہ کا اجلاس

مجلس انصار سلطان القلم ربوہ کا اجلاس مورخہ ۲۶ جون ۵۸ء بروز جمعرات بوقت چھ بجے شام کمیٹی روم تحریک جدید میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مکرم فضل الرحمٰن صاحب نعیم اور ملک حفیظ الرحمٰن صاحب سلیم مقالے اور جناب عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے اور راجہ نذیر احمد صاحب ظفر اپنا تازہ کلام سنائیں گے احباب کو شمولیت کی دعوت ہے۔ (سیکرٹری)

گجرات کے محلہ بخش پورہ میں فائرنگ

گجرات ۲۵ جون - کل رات گجرات کے محلہ بخش پورہ میں مسلح ڈاکوؤں نے فائرنگ کر کے زبردست سنسنی پھیلا دی۔ ان ڈاکوؤں نے ایک مکان پر دھاوا بولا تھا لیکن مکینوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ڈاکوؤں پر جوابی فائرنگ کر کے انہیں بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ واضح رہے کہ یہ اس مکان پر مسلح حملے کی دوسری واردات ہے پہلی واردات کے سلسلہ میں پولیس نے چند لوگوں کو پکڑ کر ماتحت عدالت سے سزا دلوائی تھی لیکن وہ حال ہی میں سیشن عدالت سے بری ہو گئے تھے۔

ڈیرہ غازیخاں کے کچھ اور علاقہ میں سیلاب

ڈیرہ غازیخاں ۲۵ جون - ایک سرکاری اعلان کے مطابق دریائے سندھ میں پانی کی سطح اور بلند ہو گئی ہے جس سے ڈیرہ غازیخاں کے کچھ اور علاقہ میں سیلاب آگیا ہے - تیز ہواؤں کے باعث تونسہ بیراج کے ایک بند میں معمولی شگاف پڑ گیا تھا۔ لیکن اسے بروقت پُر کر دیا گیا ہے۔

دریں اثناء سنجر سنداں اور کچا بستی پیر کے دیہات کے ارد گرد صوبائی محکمہ آبپاشی نے بند تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان دیہات سے لوضوں کے متولیوں اور ان کے معتقدین کے سوا تمام آبادی کو نکال لیا گیا ہے۔

تفسیر کبیر کی جلد پنجم کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مری میں تفسیر کبیر کی جلد پنجم کی تیاری میں مصروف ہیں۔ چنانچہ سورۃ الحج اور سورۃ المؤمنون کی تفسیر مکمل فرما چکے ہیں اور ان کا مسودہ کاتب کو برائے کتابت دیا جا چکا ہے اور امید ہے کہ جلسہ سالانہ پر تفسیر کبیر کی یہ جلد جو اس کی جلد پنجم ہو گی چھپ کر تیار ہو جائے گی۔ اگرچہ اس وقت تک ہم یہ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ اس کا حجم کتنے صفحات کا ہو گا اور اس کا ہدیہ کیا ہو گا۔ لیکن تاہم وہ جماعتیں اور وہ دوست جو اس بے نظیر تفسیر کی خوبیوں سے واقف ہیں اور اسے ہر حال میں خریدنا ایک فرض خیال کرتے ہیں وہ ابھی سے اپنے لئے اس کے نسخے ریزرو کروا لیں کیونکہ طباعت کے وقت جو ایک ماہ کے اندر اندر شروع ہو جائے گی۔ ریزرو کرانے والوں کی تعداد کو مد نظر رکھ کر چھاپی جائیگی۔

نیز تفسیر کبیر جلد چہارم جو سورۃ مریم اور سورۃ طٰہٰ اور سورۃ الانبیاء کی تفسیر پر مشتمل ہے اور ماہ اپریل سے چھپ چکی ہے جماعتوں اور دوستوں کو اس کے حصول کے لئے توجہ کرنی چاہیئے۔

تفسیر کبیر جلد چہارم کا ہدیہ آٹھ روپیہ۔ کتابت، طباعت، کاغذ اور جلد نہایت عمدہ اور دیدہ زیب ہے۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے حاصل کریں۔